26113 - ملازم کی تنخواہ کی زکاۃ

سوال

میں ملازم ہوں اور میری تنخواہ دو ہزار ریال ماہانہ ہے، ساری فیملی مجھ پر ہی اعتماد کرتی ہے اور میں سارا خرچ اپنی تنخواہ سے دیتا ہوں، میری ايك بیوی اور بیٹی اور ماں باپ، اور بہنیں ہیں جن کا میں خرچ برداشت کرتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ:
میں اپنے مال کی زکاۃ کس طرح دوں، میری آمدن صرف تنخواہ ہے، لیکن یہ ساری تنخواہ فیملی کے خرچ میں صرف ہو جاتی ہے اس لیے میں زکاۃ کب دوں ؟
بعض لوگ کہتے ہیں کہ تنخواہ فصل کی طرح ہے اوراس میں سال کی اعتبار نہیں بلکہ جب تنخواہ ملے اسی وقت زکاۃ لازم ہو جاتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس شخص کی ماہانہ تنخواہ ہو اور وہ اسے صرف کر دیتا ہو، اور تنخواہ میں کچھ نہ بچے اس طرح کہ مہینہ کے آخر تك اس کی ساری رقم ختم ہو چکی ہو تو اس پر زکاۃ لازم نہیں؛ کیونکہ زکاۃ کے لیے سال مکمل ہونا ضروری ہے (یعنی نصاب پر سال مکمل ہونا ضروری ہے).

اس بنا پر سائل پر زکاۃ واجب نہیں، لیکن اگر اس نے کچھ رقم جمع کر رکھی ہو اور وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال مکمل ہو گیا ہو تو پھر زکاۃ ہو گی.

اور جس نے آپ کو یہ کہا ہے کہ تنخواہ کی زکاۃ فصل کی طرح ہے، اس کے لیے سال مکمل ہونے کی شرط نہیں اس کی بات غلط ہے اور صحیح نہیں.

جبکہ اکثر لوگ اس وقت تنخواہ کے ساتھ کام کرتے ہیں، اس لیے بہتر ہے کہ تنخواہ کی زکاۃ نکالنے کا طریقہ بیان کر دیا جائے.

ملازم کی تنخواہ کی زکاۃ

ملازم کی تنخواہ کے ساتھ دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

وہ ساری تنخواہ صرف کردے اور اس میں سے کچھ بھی جمع نہ کرتا ہو تو اس پر کوئی زکاۃ نہیں، جیسا کہ سوال کرنے والے کی حالت ہے.

دوسری حالت:

وہ تنخواہ میں سے کچھ نہ کچھ رقم جمع کرتا ہو، بعض اوقات کم اور بعض اوقات زیادہ رقم بچا کر رکھتا ہو، تو اس حالت میں اس کی زکاۃ کا حساب کیا ہو گا؟

جواب:

" اگر وہ اس کے حق کی تہہ تك پہنچنے کا حریص ہے، اور وہ صرف اتنی زکاۃ ہی مستحقین کو دینا چاہتا ہے جو اس کے مال میں واجب ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے حساب کتاب کا ایك شیڈول بنائے جس میں اس طرح کی ساری آمدن کی ملکیت کے سال کی ابتداء ظاہر کرے، اور پھر وہ ہر مال پر جیسے ہی اس کا سال مکمل ہو اس کی علیحدہ زکاۃ ادا کرے.

اور اگر وہ اس کام سے راحت اور آرام چاہتا ہو اور وہ درگزر اور فیاضی کا راستہ اختیار کرے، اور وہ اپنے آپ پر فقراء و مساکین کو ترجیح دینے پر اس کا دل راضی ہو؛ تو اپنی ملکیت میں ساری نقدی کی زکاۃ اسی وقت ادا کر دے جب پہلے مال کے نصاب پر سال مکمل ہوتا ہو، اور اس میں اجروثواب بھی زیادہ ہے، اور درجات کی بلندی ہے، اور پھر راحت بھی، اور فقراء و مساکین اور باقی مصارف زکاۃ کے حقوق کا بھی خیال ہے، اور اس سے جو زیادہ ہو وہ اس کی زکاۃ شمار ہو گی جس کا ابھی سال بھی پورا نہیں ہوا اس کی زکاۃ پہلے ہی ادا ہو جائے گی" انتہی

ماخوذ از: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 280).

اس کی مثال یہ ہے: ایك شخص نے محرم کی تنخواہ لی اور اس میں سے ایك ہزار ریال جمع کر لیے، پھر صفر کی تنخواہ میں سے اوراسی طرح باقی مہینوں کی تنخواہ بھی... تو جب دوسرے برس محرم کا مہینہ آئے گا تو وہ ساری رقم گن کر اس کی زکاۃ ادا کرے گا.

واللہ اعلم .